احمدی احباب کی تعلیم وتربیت کے لئے

پیر 30۔ اپریل 2012ء

روزنامہ الفضل

ٹیلیفون نمبر 047-6213029 FR-10

ایڈیٹر : عبدالسمیع خان

web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org

پیر 30 اپریل 2012ء 8 جمادی الثانی 1433 ہجری 30 شہادت 1391 ہش جلد 62-97 نمبر 100

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

یہ مبارک مذہب جس کا نام (-) ہے وہی ایک مذہب ہے جو خدا تعالیٰ تک پہنچاتا ہے۔ اور وہی ایک مذہب ہے جو انسانی فطرت کے پاک تقاضاؤں کو پورا کرنے والا ہے (-) کا خدا کسی پر اپنے فیض کا دروازہ بند نہیں کرتا بلکہ اپنے دونوں ہاتھوں سے بلا رہا ہے کہ میری طرف آؤ۔ اور جو لوگ پورے زور سے اس کی طرف دوڑتے ہیں ان کے لئے دروازہ کھولا جاتا ہے۔

سو میں نے خدا کے فضل سے نہ اپنے کسی ہنر سے اس نعمت سے کامل حصہ پایا ہے جو مجھ سے پہلے (-) خدا کے برگزیدوں کو دی گئی تھی۔ اور میرے لئے اس نعمت کا پانا ممکن نہ تھا اگر میں اپنے سید و مولیٰ فخر الانبیاء اور خیر الوریٰ حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی راہوں کی پیروی نہ کرتا۔ سو میں نے جو کچھ پایا اس پیروی سے پایا اور میں اپنے سچے اور کامل علم سے جانتا ہوں کہ کوئی انسان بجز پیروی اس نبی ﷺ کے خدا تک نہیں پہنچ سکتا اور نہ معرفت کاملہ کا حصہ پا سکتا ہے۔ (حقیقۃ الوحی، روحانی خزائن جلد22 صفحہ64)

بعض نادانوں کا یہ خیال کہ گویا میں نے افتراء کے طور پر الہام کا دعویٰ کیا ہے غلط ہے۔ بلکہ درحقیقت یہ کام اس قادر خدا کا ہے جس نے زمین و آسمان کو پیدا کیا اور اس جہان کو بنایا ہے۔ جس زمانے میں لوگوں کا ایمان خدا پر کم ہو جاتا ہے اس وقت میرے جیسا ایک انسان پیدا کیا جاتا ہے اور خدا اس سے ہم کلام ہوتا ہے۔ اور اس کے ذریعے سے اپنے عجائب کام دکھلاتا ہے۔ یہاں تک کہ لوگ سمجھ جاتے ہیں کہ خدا ہے۔ میں عام اطلاع دیتا ہوں کہ کوئی انسان خواہ ایشیائی ہو خواہ یورپین اگر میری صحبت میں رہے تو وہ ضرور کچھ عرصہ کے بعد میری ان باتوں کی سچائی معلوم کرے گا۔ (مجموعہ اشتہارات جلد دوم صفحہ173)

امابعد واضح ہو کہ موافق اس سنت غیر متبدلہ کے ہریک غلبہ تاریکی کے وقت خدا تعالیٰ اس......کی تائید کے لئے توجہ فرماتا ہے اور مصلحت عامہ کے لئے کسی اپنے بندہ کو خاص کر کے تجدید دین متین کے لئے مامور فرما دیتا ہے۔ یہ عاجز بھی اس صدی کے سر پر خدا تعالیٰ کی طرف سے مجدد کا خطاب پا کر مبعوث ہوا۔ اور جس نوع اور قسم کے فتنے دنیا میں پھیل رہے تھے ان کے رفع اور دفع اور قلع قمع کے لئے وہ علوم اور وسائل اس عاجز کو عطا کئے گئے کہ جب تک خاص عنایت الٰہی ان کو عطا نہ کرے کسی کو حاصل نہیں ہو سکتے۔

(کرامات الصادقین، روحانی خزائن جلد 7 ص 45)

انسان کامل واکمل

حضرت سید عبدالقادر جیلانیؒ (متوفّٰی 561ھ) کے مرشد طریقت اور برہان الاصفیاء سلطان اولیاء، حضرت شیخ ابوسعید مبارکؒ ابن علی مخزومی (متوفّٰی 513ھ) فرماتے ہیں۔ (کائنات میں) آخری مرتبہ انسان کا ہے۔ جب وہ عروج پاتا ہے تو اس میں تمام مراتب مذکورہ اپنی تمام وسعتوں کے ساتھ ظاہر ہو جاتے ہیں اور اس کو انسان کامل کہا جاتا ہے اور عروج کمالات اور سب مراتب کا پھیلاؤ کامل طور پر ہمارے نبی ﷺ میں ہے اور اسی لئے آنحضرت ﷺ خاتم النبیین ہیں۔

(تحفہ مرسلہ شریف مترجم صفحہ 51 مولانا شیخ ابوسعید قدس سرہ العزیز منزل نقشبندیہ لاہور طبع دوم)

نشہ زندگی کو کھا جاتا ہے

حضرت مسیح موعود نے فرمایا:

''جب انسان نشہ کا عادی ہو جاتا ہے تو پھر چھوڑنا مشکل ہے۔ یہ نشہ بھی کیا شے ہے کہ ایک طرف زندگی کو کھا جاتا ہے......نشہ والوں کو نشہ نہ ملے تو موت تک نوبت پہنچ جاتی ہے۔''

(ملفوظات جلد2 صفحہ 423)

(بسلسلہ تعمیل فیصلہ جات مجلس شوریٰ 2012ء مرسلہ نظارت اصلاح وارشاد مرکزیہ)

تعطیلات میں پروفیسرز اور طلباء کی وقف عارضی

۞ کالجوں کے پروفیسر اور لیکچرار، سکولوں کے اساتذہ کالجوں کے سمجھدار طلباء بھی اپنی رخصتوں کے ایام اس منصوبہ کے ماتحت کام کرنے کیلئے پیش کریں۔ سکولوں کے بعض طلباء بھی اس قسم کے بعض کام کر سکتے ہیں کیونکہ سکولوں کے بعض طلباء ایسے بھی ہوتے ہیں جو اپنی صحت اور عمر کے لحاظ سے اس قابل ہوتے ہیں کہ اس قسم کی ذمہ داریاں ادا کر سکیں۔

(الفضل 23 مارچ 1966ء صفحہ 3)

(مرسلہ: نظارت تعلیم القرآن ووقف عارضی)

عطیہ برائے گندم

۞ ہر سال مستحقین میں گندم بطور امداد تقسیم کی جاتی ہے اس کار خیر میں ہر سال بڑی تعداد میں مخلصین جماعت احمدیہ حصہ لیتے ہیں لہٰذا ہمدرد مخلصین جن کو اللہ تعالیٰ نے اپنی نعمتوں اور برکتوں سے نوازا ہے۔ ان کی خدمت میں درخواست ہے کہ اس کار خیر میں فراخ دلی سے حصہ لیں جملہ نقد عطیہ جات بمد گندم کھاتہ نمبر 455003 معرفت افسر صاحب خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ ارسال فرمائیں۔

(صدر کمیٹی امداد مستحقین گندم دفتر جلسہ سالانہ ربوہ)

نتائج مقابلہ مقالہ نویسی 2011ء

(زیرِ اہتمام قیادت تعلیم مجلس انصاراللہ پاکستان)

مرسلہ: مکرم قائد صاحب تعلیم

بعنوان ''تربیت اولاد اور ہماری ذمہ داریاں'' (مابین انصاراللہ پاکستان)

پوزیشن	نام ناصر	مجلس
اوّل	مکرم مظفر احمد درانی صاحب	کوارٹرز تحریک جدید۔ربوہ
دوم	مکرم عبدالقدیر قمر صاحب	دارالفتوح غربی۔ربوہ
سوم	مکرم محمد حسین صاحب	کوارٹرز تحریک جدید۔ربوہ
حسن کارکردگی کی بناء پر اگلی دس پوزیشنز		
1	مکرم مبشر محمود صاحب	دارالرحمت شرقی۔ربوہ
2	مکرم مجید احمد بشیر صاحب	مسرور بلاک ڈیفنس۔لاہور
3	مکرم عبدالسلام ارشد صاحب	ناصر بلاک ڈیفنس۔لاہور
4	مکرم کمال دین صاحب	سلطانپورہ۔لاہور
5	مکرم جلال الدین اکبر صاحب	دارالحمد۔فیصل آباد
6	مکرم ڈاکٹر محمد صادق جنجوعہ صاحب	فیکٹری ایریا شاہدرہ۔لاہور
7	مکرم انجینئر محمود مجیب اصغر صاحب	دارالصدر شمالی انوار۔ربوہ
8	مکرم ناصر احمد ڈوگر صاحب	ناصر آباد شرقی۔ربوہ
9	مکرم احسان ایزد ساہی صاحب	دارالبرکات۔ربوہ
10	مکرم محمد وحید صاحب	گلبرگ۔لاہور

بعنوان ''مثالی احمدی خادم'' (مابین خدام الاحمدیہ پاکستان)

پوزیشن	نام خادم	مجلس
اوّل	مکرم عاصم چوہدری صاحب	دارالفضل۔فیصل آباد
دوم	مکرم ناصر احمد طاہر صاحب	نصیر آباد سلطان۔ربوہ
سوم	مکرم میاں عبدالحئی صاحب	صدر۔راولپنڈی
حسن کارکردگی کی بناء پر اگلی دس پوزیشنز		
1	مکرم محمد آصف عدیم صاحب	دارالصدر جنوبی۔ربوہ
2	مکرم توقیر احمد صاحب	سیٹلائٹ ٹاؤن۔راولپنڈی
3	مکرم حافظ مظہر احمد صاحب	کوارٹرز صدر انجمن احمدیہ۔ربوہ
4	مکرم مظفر رشید گھمن صاحب	گلشن پارک۔لاہور
5	مکرم مرزا سفیر احمد صاحب	میانوالی
6	مکرم شیخ مبین احمد صاحب	کریم نگر۔فیصل آباد
7	مکرم طارق محمود منگلا صاحب	کوارٹرز انصاراللہ۔ربوہ
8	مکرم وسیم احمد صاحب	مسلم ٹاؤن۔راولپنڈی
9	مکرم انصار احمد ملک صاحب	ٹیکسلا۔راولپنڈی
10	مکرم محمد نوید صاحب	دارالنور۔فیصل آباد

بعنوان ''اصلاح معاشرہ میں احمدی عورت کا کردار'' (مابین لجنہ اماء اللہ پاکستان)

پوزیشن	نام لجنہ	مجلس
اوّل	مکرمہ امۃ الرحمٰن پراچہ صاحبہ	اسلام آباد جنوبی
دوم	مکرمہ امۃ الناصر رابعہ صاحبہ	دارالصدر شرقی الف۔ربوہ
سوم	مکرمہ ناصرہ ایوب صاحبہ	دارالیمن شرقی صادق۔ربوہ
حسن کارکردگی کی بناء پر اگلی دس پوزیشنز		
1	مکرمہ نصیرہ صادقہ صاحبہ	بیت العطاء۔راولپنڈی
2	مکرمہ حرا خان صاحبہ	مردان
3	مکرمہ شازیہ وسیم صاحبہ	باٹاپور ضلع لاہور
4	مکرمہ ثریا مقبول صاحبہ	محمود آباد۔کراچی
5	مکرمہ عطیہ عاطف صاحبہ	دارالرحمت غربی۔ربوہ
6	مکرمہ ساجدہ نسرین صاحبہ	جڑانوالہ۔فیصل آباد
7	مکرمہ راحت بشارت صاحبہ	عزیز آباد۔کراچی
8	مکرمہ نایاب گوہر صاحبہ	دارالنصر وسطی۔ربوہ
9	مکرمہ عطیہ نصر صاحبہ	بشیر آباد۔ربوہ
10	مکرمہ لبنیٰ بشارت صاحبہ	ماڈل کالونی۔کراچی

بعنوان ''اطاعت وخدمت والدین'' (مابین اطفال الاحمدیہ پاکستان)

پوزیشن	نام طفل	مجلس
اوّل	عزیزم مدثر احمد مشتاق	چک نمبر 524۔ضلع شیخوپورہ
دوم	عزیزم حاشر احمد	حاصل پور ضلع بہاولپور
سوم	عزیزم تصور شہزاد	بیوت الحمد۔ربوہ
حسن کارکردگی کی بناء پر اگلی دس پوزیشنز		
1	عزیزم عامر شہزاد	بیوت الحمد۔ربوہ
2	عزیزم سید محمد احمد شاہ	جڑانوالہ۔فیصل آباد
3	عزیزم عثمان احمد خان	علامہ اقبال ٹاؤن۔لاہور
4	عزیزم نبیل احمد کاشف	ماڈل کالونی۔کراچی
5	عزیزم نجیل احمد	باب الابواب شرقی۔ربوہ
6	عزیزم کامران احمد	تینچ بھاٹہ۔راولپنڈی
7	عزیزم مرزا قاصد احمد	16/ML ضلع میانوالی
8	عزیزم فراد احمد	ڈرگ کالونی۔کراچی
9	عزیزم شرجیل احمد	گوہد پور ضلع سیالکوٹ
10	عزیزم فضل ربی احمد چوہدری	درگانوالی ضلع سیالکوٹ

بعنوان ''احمدی بچی کے اوصاف'' (مابین ناصرات الاحمدیہ پاکستان)

پوزیشن	نام ناصرہ	مجلس
اوّل	عزیزہ فوزیہ ادریس بنت محمد ادریس صاحب	کوٹ رادھاکشن۔ضلع قصور
دوم	عزیزہ انعم شہزادی بنت محمد سلیم بوٹا صاحب	دارالیمن شرقی صادق۔ربوہ
سوم	عزیزہ عطیۃ الحئی بنت وحید احمد چوہدری صاحب	درگانوالی ضلع سیالکوٹ
حسن کارکردگی کی بناء پر اگلی دس پوزیشنز		
1	عزیزہ ماریہ افضال بنت محمد افضال صاحب	فیصل ٹاؤن۔لاہور
2	عزیزہ عطیۃ الحئی بنت محبوب احمد صاحب	عزیز آباد۔کراچی
3	عزیزہ درعدن بنت مبشر احمد خورشید صاحب	واہ کینٹ۔راولپنڈی
4	عزیزہ عطیہ فردوس بنت بشیر احمد صاحب	رحمٰن کالونی۔ربوہ
5	عزیزہ سیدہ زنیرہ تنویر بنت تنویر احمد شاہ صاحب	فیکٹری ایریا سلام۔ربوہ
6	عزیزہ بارعہ طاہر بنت طاہر محمود مبشر صاحب	کوارٹرز تحریک جدید۔ربوہ
7	عزیزہ عدیلہ راشد بنت فضل احمد راشد صاحب	گلشن جامی۔کراچی
8	عزیزہ فاطمہ احسان مجوکہ بنت احسان الحق مجوکہ صاحب	اسلام آباد جنوبی
9	عزیزہ فضیلہ عاشق بنت محمد عاشق صاحب	واپڈا ٹاؤن۔لاہور
10	عزیزہ عافیہ رحیم بنت محمد رحیم الافضل صاحب	دارالعلوم شرقی نور۔ربوہ

پبلشر و پرنٹر: طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ ♦ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ♦ مقام اشاعت: دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ ♦ قیمت 5 روپے

سوائے چند شرعی عذرات کے جن میں عورتوں کو نماز نہ پڑھنے کی اجازت ہے ہمیشہ نماز کی پابندی کرنی چاہئے

اپنی حالتیں ایسی بناؤ اور اپنے بچوں کی تربیت ایسی کرو کہ وہ اللہ کے دین پر قائم ہو جائیں اور اللہ کی طرف جھکنے والے ہوں اور اپنی نمازوں کی حفاظت کرنے والے ہوں

جو قربانیاں ہمارے بڑوں نے کیں اور جن عبادتوں کے معیار ہمارے بڑوں نے قائم کئے ان کو آپ نے ہمیشہ جاری رکھنا ہے

اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ جب وقف نو کی تحریک ہوئی تو دنیا میں احمدی خواتین نے اپنی اولادوں کو وقف نو کے لئے پیش کیا اور اب تک کرتی چلی جارہی ہیں لیکن یہ وقف میں پیش کرنے کے بعد ان کی ذمہ داری ختم نہیں ہوگئی بلکہ یہاں ان کی تربیت کا ایک نیا دور شروع ہوگیا ہے

واقفین نو کو جو آپ جماعت کو تحفہ کے طور پر پیش کر رہی ہیں ان کی خاص طور پر ایسی تربیت کریں کہ ان کو خدا تعالیٰ سے ایک خاص لگاؤ ہو اور دین کی طرف رغبت ہو اور دنیا کی طرف سے بے رغبتی ہو

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا لجنہ اماء اللہ کیرالہ بھارت کے اجلاس سے روح پرور خطاب فرمودہ 26 نومبر 2008ء

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا۔

مجھے اس بات کی بڑی خوشی ہے کہ آج اللہ تعالیٰ نے توفیق دی کہ لجنہ اماء اللہ کالیکٹ یا ہندوستان کے اس علاقہ کی جو جنوبی علاقہ ہے اس کی لجنہ سے براہ راست کچھ باتیں کروں۔

آپ جو لجنہ اماء اللہ کہلاتی ہیں۔ بہت ساری ممبرات جو ہیں انہوں نے کبھی سوچا بھی نہیں ہوگا، اس پر غور نہیں کیا ہوگا کہ لجنہ اماء اللہ جو آپ کا نام رکھا گیا ہے یہ بڑا سوچ بچار کر، بڑا اہم نام ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی باندیاں، اللہ تعالیٰ کی خدمت گزار، اللہ کے دین کا کام کرنے والیاں۔ پس آپ وہ باندی اور لونڈی ہیں جو زبردستی لونڈی نہیں بنائی گئی جس طرح غلام بنائے جاتے ہیں۔ بلکہ آپ نے اس زمانہ کے امام کی بیعت کر کے اپنے آپ کو اس کام کے لئے پیش کیا کہ ہم اللہ تعالیٰ کی رضا کی راہوں پر چلنے والی بنیں گی۔ اور اس کے احکامات پر عمل کرنے والی بنیں گی اور اس کے لئے ہر قربانی کے لئے تیار رہیں گی۔ یہ آپ اپنے عہد میں دوہراتی ہیں کہ ہم اپنی خوشی سے دین کی خاطر، جماعت کی خاطر ہر قربانی کے لئے مال، وقت اور جان کی قربانی کے لئے تیار رہیں گی۔

اسی طرح ناصرات الاحمدیہ ہیں۔ ناصرات الاحمدیہ کا مطلب یہ ہے کہ احمدیت کی خدمت کرنے والیاں، مدد کرنے والیاں، اس کے دین کے کاموں کو آگے بڑھانے والیاں، اللہ تعالیٰ کے دین کو دنیا میں پھیلانے والیاں۔ پس آپ لوگ جو ناصرات ہیں خاص طور پر جو بڑے معیار کی ناصرات ہیں، 12 سے 15 سال تک کی یہ عقلمند ہوتی ہیں، شعور پیدا ہو جاتا ہے۔ آپ کو اپنے آپ کو خاص طور پر اس چیز کے لئے تیار کرنا ہے کہ آپ کا ہر کام، آپ کا ہر فعل خدا تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے والا ہو اور جماعت احمدیہ کے لئے باعث فخر ہو اور آپ ہمیشہ خدمت گاروں میں اور مددگاروں میں شمار کی جانے والی ہوں۔

پس چاہے آپ لجنہ اماء اللہ کی ممبرات ہیں، چاہے ناصرات الاحمدیہ کی ممبرات ہیں دونوں پر بہت اہم ذمہ داریاں عائد ہوتی ہیں جن کو آپ نے نبھانا ہے۔ پس اس بات کو آپ کو ہمیشہ پیش نظر رکھنا چاہئے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو جب اللہ تعالیٰ نے خاص موقع پر عورتوں کی بیعت کا حکم دیا۔ ایک دو شرائط کا مَیں ذکر کر دیتا ہوں۔ فرمایا: .... (الممتحنۃ:13) اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہرائیں گی۔ پھر فرمایا: .... (الممتحنۃ:13) کہ معروف باتوں میں تیری نافرمانی نہیں کریں گی۔ پس یہ باتیں بہت اہم باتیں ہیں۔ اگر آپ ان چیزوں کو، ان باتوں کو پلّے باندھ لیں گی تو یقیناً آپ حقیقی لجنہ اماء اللہ اور حقیقی ناصرات کہلانے والی ہوں گی۔

اگر آپ حضرت مسیح موعود کی شرائط بیعت پر غور کریں تو یہ باتیں وہاں بھی آپ کو نظر آئیں گی۔ انہی شرائط پر آپ نے احمدیت قبول کی ہوئی ہے۔ اس لئے بہت غور کا مقام ہے۔

جب آپ شرک نہ کرنے کا عہد کرتی ہیں، اللہ تعالیٰ کے مقابلہ میں کسی کو نہ لانے کا عہد کرتی ہیں تو اس وقت یہ آپ کو خیال آئے گا کہ اس کے مقابلے پر اس کو کس طرح میں حاصل کر سکتی ہوں۔ اور وہ تبھی حاصل ہو سکتا ہے جب آپ اپنی نمازوں اور عبادتوں کی طرف توجہ دینے والی ہوں گی اور نمازوں کے مقابلے پر اللہ تعالیٰ کی عبادت کے مقابلے پر کسی چیز کو بھی اس سے مقدم نہیں ٹھہرائیں گی۔

نماز کا حکم ایک بنیادی حکم ہے جو ہر (-) پر ہر بالغ (-) پر فرض ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب دس سال کے بچے ہو جائیں تو ان پر سختی کرو کہ وہ نماز پڑھیں۔ اور لڑکوں کو باجماعت نماز پڑھنے کی عادت ڈالو۔ اور اسی طرح عورتوں اور بچیوں کو نماز پڑھنے کی عادت ڈالو۔ سوائے چند شرعی عذرات کے جن میں عورتوں کو نماز نہ پڑھنے کی اجازت ہے ہمیشہ نماز کی پابندی کرنی چاہئے۔ اگر آپ اس بات کی پابندی کرنے والی ہوں گی، اپنی عبادتوں کی اور اپنی نمازوں کی صحیح طرح حفاظت کرنے والی ہوں گی تو یہی چیز ہے جو پھر اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرتے ہوئے آپ کی اولاد کی بھی صحیح تربیت ہوگی۔ یہاں جو فرمایا وَلَا يَقْتُلْنَ...... (الممتحنۃ:13) اب ایسے کوئی ماں تو اپنے بچے کو قتل نہیں کرتی۔ اس کا مطلب یہی ہے کہ اپنی حالتیں ایسی بناؤ اور اپنے بچوں کی تربیت ایسی کرو کہ وہ اللہ کے دین پر قائم ہو جائیں اور اللہ کی طرف جھکنے والے ہوں اور اپنی نمازوں کی حفاظت کرنے والے ہوں اور نیک اعمال بجا لانے والے ہوں تاکہ ہمیشہ وہ اس دنیا میں بھی آپ کی نیک نامی کا باعث ہوں، اللہ تعالیٰ سے جزا پانے والے ہوں اور آخرت میں بھی آپ بھی، آپ کی اولادیں بھی اور آپ کی نسلیں بھی اللہ تعالیٰ سے جزا پانے والی ہوں۔

اسی طرح آپ نے ایک عہد کیا، لجنہ کے عہد میں بھی آپ دوہراتی ہیں کہ معروف باتوں میں کبھی نافرمانی نہیں کریں گی۔ یہی عہد حضرت مسیح موعود نے بھی شرائط بیعت میں آپ سے لیا۔ تو معروف باتیں کیا ہیں؟ معروف باتیں وہ نیکی کی باتیں ہیں جو آپ کو وقتاً فوقتاً خلیفۂ وقت کی طرف سے کہی جاتی ہیں، تحریک کی جاتی ہیں۔ اور حالات کو دیکھ کر مختلف قسم کی نیکیاں جو قرآن کریم میں درج ہیں ان کے بارہ میں زیادہ تحریک کی جاتی ہے۔ تو اس لحاظ سے یہ بھی آپ کا ایک عہد ہے۔ اور ایک عہد نبھانا ہر (-) پر فرض ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ تمہارے عہدوں کے بارہ

میں تم سے پوچھا جائے گا۔اس لئے ہمیشہ یادرکھیں کہ آپ نے معروف فیصلے پرعمل درآمد کرنے کا جو عہد کیا ہے اس کو نبھانا بھی ہے۔

پس معروف فیصلہ جیسا کہ میں نے کہا نیک باتوں پرعمل کرنا ہے۔اور معروف یہی نیکیاں ہیں جس کو معروف کہتے ہیں اور اس پرعمل کرنا آپ کا فرض ہے۔وقتاً فوقتاً اس کی تحریک ہوتی رہتی ہے اور مجھے بڑی خوشی ہے کہ جب بھی کسی بات کی تحریک ہوئی اور توجہ دلائی گئی، چاہے عبادتوں کی طرف توجہ دلانا ہے اور نیکی کے دوسرے کاموں کی طرف توجہ دلانا ہے جماعت احمدیہ میں دنیا میں ہر جگہ بلا امتیاز بلا تخصیص لجنہ اماء اللہ نے ہمیشہ لبیک کہا ہے۔

اگر آپ اسلام کی تاریخ پر نظر ڈالیں اور ہمیں صحابیات میں سے ایسی عورتیں نظر آتی ہیں جو عبادت کرنے میں مردوں سے بھی آگے نکل گئی تھیں۔ جماعت احمدیہ کی ابتدائی تاریخ پر نظر ڈالیں تو ہمیں ایسی خواتین بھی نظر آتی ہیں جو خدا تعالیٰ کے فضل سے عبادتوں میں اعلیٰ معیار قائم کرنے والی تھیں۔اسی طرح دوسرے کام ہیں مثلاً اسلامی جنگوں کے ابتدائی دور میں مسلمان صحابیات نے،خواتین نے بہت اہم کردار ادا کیا ہے۔جنگی میدان میں نرسنگ کا کام کرتی رہیں۔فوجیوں کی مریضوں کی دیکھ بھال کرتی رہیں۔اسی طرح یہ بھی ہوا کہ اگر کبھی مسلمان لشکر خوفزدہ ہو کر دشمن سے پیچھے دوڑا تو مسلمان عورتوں نے ان کو غیرت دلائی اور آپ آگے کھڑی ہوگئیں اور اس کی وجہ سے پھر مسلمان لشکر نے جاکے دوبارہ جو اہم کام تھا دفاع کا وہ انجام دیا اور فتح حاصل کی۔ پس یہ باتیں تاریخ میں اس لئے محفوظ کی گئی ہیں تا کہ آئندہ آنے والی عورتیں بھی اس بات کو یاد رکھیں اور اپنے آپ کو بھی اس مقام کو حاصل کرنے والا بنائیں جو قرون اولیٰ کی عورتوں نے حاصل کیا تھا۔

اسی طرح حضرت مسیح موعود کے زمانہ میں بھی اور بعد میں خلافت ثانیہ میں بھی، خلافت ثالثہ میں بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے عورتیں دنیا کو اپنے مقام کی پہچان کروانے والی بنتی رہیں یا جماعت احمدیہ میں ہمیشہ عورتوں کی پہچان رہی کہ وہ قربانیوں میں اور عبادتوں میں آگے بڑھنے والی ہیں۔

آپ لوگوں کا یہ بھی کام ہے کہ اب جو قربانیاں ہمارے بڑوں نے کیں اور جن عبادتوں کے معیار ہمارے بڑوں نے قائم کئے ان کو آپ نے ہمیشہ جاری رکھنا ہے۔ مثلاً میں عورتوں کی قربانی کی مثال دیتا ہوں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے زمانہ میں جب انہوں نے تحریک جدید کی مالی تحریک کی تو ایک غریب مرغیوں کے انڈے لے کر آگئی کہ میرے پاس یہی کچھ ہے جو میں پیش کرتی ہوں۔اور اسی طرح بعد میں بھی عورتوں نے قربانی کی انتہائی اعلیٰ مثالیں قائم کیں۔کئی عورتوں نے اپنے زیور پیش کر دیئے۔اسی طرح اپنی اولاد کو وقف کرنے کے لئے پیش کیا۔آج بھی اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ جب وقفِ نَو کی تحریک ہوئی تو دنیا میں احمدی خواتین نے اپنی اولادوں کو وقف نو کے لئے پیش کیا اور اب تک کرتی چلی جارہی ہیں اور انشاءاللہ تعالیٰ یہی وقف نو کی جو فوج ہے امید ہے احمدیت کے لئے ایک اہم کردار ادا کرنے والی بنے گی۔پس قربانیاں کرتے چلے جانا اور نیکیوں پر قائم رہتے چلے جانا اور اپنی عبادتوں کے معیار بلند کرتے چلے جانا ہر احمدی عورت کا فرض ہے اور اللہ تعالیٰ اس کی جزا بھی دیتا ہے۔اور اس کے پھل انشاء اللہ تعالیٰ ہم اس دنیا میں بھی حاصل کریں گے اور آخرت میں بھی حاصل کریں گے۔

مجھے اس بات کی خوشی ہے کہ جس طرح دنیا میں باقی جگہ عورتوں نے اپنی اولادوں کو وقف نو کے لئے پیش کیا ہے کیرالہ کے علاقہ میں بھی، اس علاقہ میں بھی بہت ساری خواتین نے اپنی اولادوں کو وقف نو کے لئے پیش کیا ہے۔اللہ تعالیٰ انہیں جزا دے۔لیکن یہ وقف میں پیش کرنے کے بعد ان کی ذمہ داری ختم نہیں ہوگئی بلکہ یہاں ان کی تربیت کا ایک نیا دور شروع ہوگیا ہے۔انہوں نے خاص طور پر اپنے واقفین نو بچوں کی تربیت کرکے، ویسے تو ہر بچے کی تربیت کرنا عورت کا فرض ہے۔ جیسا کہ میں نے کہا خدا تعالیٰ نے فرمایا اپنی اولاد کو قتل نہ کرو اور قتل نہ کرنے سے یہ مراد ہے کہ ان کی اتنی بُری تربیت نہ کرو کہ وہ خراب ہو جائیں اور اپنے بدانجام کو پہنچیں۔لیکن واقفینِ نَو کو جو آپ جماعت کو تحفہ کے طور پر پیش کر رہی ہیں ان کی خاص طور پر ایسی تربیت کریں کہ ان کو خدا تعالیٰ سے ایک خاص لگاؤ ہو اور دین کی طرف رغبت ہو اور دنیا کی طرف سے بے رغبتی ہو۔

اسی طرح مجھے اس بات کی بھی خوشی ہے جیسا کہ انہوں نے بتایا کہ انعامات ابھی تقسیم ہوئے کہ کیرالہ کی لجنہ نے پورے ہندوستان میں انعامات حاصل کئے۔ یہ اس بات کی دلیل ہے کہ آپ لوگوں کو دین کے کام سے ایک لگاؤ ہے اور اس کی خاطر آپ اپنا وقت، مال اور ہر چیز قربان کرنے کے لئے تیار رہتی ہیں اسی لئے آپ کو یہ انعام ملا جو پورے ہندوستان میں آپ لوگوں کو اچھی پوزیشن کے لئے ملا ہے اس کو بھی جاری رکھیں اور کبھی اس کو ختم نہ ہونے دیں۔آج کل جیسا کہ ایم ٹی اے کے ذریعہ ہر جگہ خبر پہنچ جاتی ہے سنتی بھی ہیں اور دیکھتی بھی ہیں لجنہ اماء اللہ دنیا میں ہر جگہ Active ہے اور خاص طور پر مالی قربانیوں میں بھی Active ہیں اور (-) بنانے میں خاص کردار ادا کرنے والی ہیں۔ابھی گزشتہ دنوں میں نے برلن کی (-) کا افتتاح کیا۔ وہ بھی خواتین نے بڑی مالی قربانی کرکے بنائی تھی تو مالی قربانیوں میں عورتیں بہت آگے بڑھتی چلی جارہی ہیں۔

اور مجھے خوشی اس بات کی ہے کہ کیرالہ کی جماعت کی لجنہ نے بھی یہ وعدہ کیا ہے کہ یہاں کا جو کیپیٹل (Capital) ہے TrivanTrum یہاں ایک سینٹر خریدنا چاہتے ہیں تو لجنہ نے پیشکش کی ہے کہ لجنہ اس میں ایک بڑا اہم کردار ادا کرنا چاہتی ہے۔بہت خوشی کی بات ہے۔ اللہ تعالیٰ لجنہ کو توفیق دے کہ وہ اس مالی قربانی میں بھی بڑھ چڑھ کر حصہ لینے والی ہوں۔گو کہ یہ بہت بڑا خرچ ہے لیکن ہمیشہ کی طرح کیرالہ کی جماعت اپنے پاؤں پر کھڑی رہی ہے اور یہ لوگ اپنے اخراجات برداشت کرتے ہیں۔اللہ تعالیٰ جہاں مردوں کو توفیق دے گا وہاں عورتوں کو بھی توفیق دے کہ وہ اس تحریک میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں ۔ بہرحال صدر لجنہ نے یہ وعدہ کیا ہے یقیناً آپ لوگوں کے جذبہ کو دیکھ کر کیا ہوگا۔اللہ تعالیٰ اس جذبہ کو قائم رکھے اور آپ کو وعدہ پورا کرنے کی توفیق دے۔

ناصرات الاحمدیہ سے میں کہنا چاہتا ہوں جیسا کہ میں نے آپ کو بتایا آپ کے نام کا مطلب کیا ہے ۔ ہمیشہ اس بات کو ذہن میں رکھیں۔ یہ علاقہ جو ہے یہ Literacy Rate میں سو فیصد ہے اور امید ہے احمدی بھی، بلکہ ظاہر ہے، اس میں سو فیصد پڑھے لکھے ہوں گے۔جو بھی معیار ہے ان کی پڑھائی کا۔لیکن ہمیشہ یاد رکھیں کہ صرف دنیوی پڑھائی کو حاصل کرنا آپ کا مقصد نہیں ہے۔سو فیصد Literacy Rate کے ساتھ آپ لوگوں کو اسی شوق کے ساتھ قرآن کریم کی تعلیم اور دینی علم سیکھنے کی طرف بھی توجہ پیدا ہونی چاہئے تا کہ اپنے آپ کو بھی اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے والی بنائیں اور آئندہ اپنی نسلوں کو بھی صحیح تربیت پر چلانے والی بنا سکیں۔اسی لئے اس طرف خاص طور پر توجہ دیں تا کہ اپنی دنیا و آخرت بھی سنوارنے والی ہوں اور اپنی آئندہ نسلوں کو بھی۔

پس مختصراً یہی میں چند باتیں کرنا چاہتا ہوں۔ ہمیشہ یاد رکھیں اپنی عبادتوں کے معیار قائم کرنے ہیں۔ اپنی اور اپنی اولادوں کی تربیت کرنے کی طرف خاص طور پر توجہ دینی ہے۔ دین سے ہمیشہ منسلک رکھنا ہے۔ دین کے مقابلہ پر دنیا کو ہیچ سمجھنا ہے۔ ہمیشہ دین مقدم رہنا چاہئے۔ اور ہمیشہ خلافت کی، نظام جماعت کی آواز پر لبیک کہنا چاہئے اور اس کی خاطر ہر قربانی کے لئے ہر وقت آپ کو تیار رہنا چاہئے۔ اگر یہ کریں گی اور یہ حق ادا کرنے والی ہوں گی تو آپ بہترین لجنہ کہلانے والی بنیں گی اور بہترین ناصرات کہلانے والی بنیں گی اور وہ حق ادا کرنے والی بنیں گی جس کے لئے آپ نے احمدیت کو قبول کیا تھا۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

اب دعا کرلیں۔

مخلوق کا ہمدرد

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز خطبہ جمعہ فرمودہ 17/اکتوبر 2003ء میں حضرت میر محمد اسحٰق صاحب کے بارے میں فرماتے ہیں:۔

حضرت میر محمد اسحٰق صاحب بھی یتیموں کی خبرگیری کی طرف بہت توجہ دیتے تھے اور دارالیتامیٰ میں اتنے یتیم تھے، دارالشیوخ کہلاتا تھا تو ان کے بارہ میں روایت آتی ہے کہ ایک دفعہ بخار میں آرام فرما رہے تھے اور شدید بخار تھا۔ نقاہت تھی، کمزوری تھی۔ کارکن نے آکر کہا کہ کھانے کے لئے جنس کی کمی ہے اور کہیں سے انتظام نہیں ہو رہا۔ لڑکوں نے صبح سے ناشتہ بھی نہیں کیا ہوا۔ آپ نے فرمایا فوراً تانگہ لے کر آؤ اور تانگے میں بیٹھ کر مخیرّ حضرات کے گھروں میں گئے اور جنس اکٹھی کی اور پھر ان بچوں کے کھانے کا انتظام ہوا۔ تو یہ جذبے تھے ہمارے بزرگوں کے کہ بخار کی حالت میں بھی اپنے آرام کو قربان کیا اور یتیم بچوں کی خاطر گھر سے نکل کھڑے ہوئے اور یہ ایسا کیوں نہ ہوتا۔ آپ کو تو اپنے آقا ﷺ کی یہ خوشخبری نظروں کے سامنے تھی کہ میں اور یتیم کی پرورش کرنے والا اس طرح جنت میں ساتھ ساتھ ہوں گے جس طرح یہ دو انگلیاں ہوتی ہیں۔ شہادت کی اور درمیانی انگلی آپ نے اکٹھی کی۔ تو یہ نمونے تھے ہمارے بزرگوں کے۔

(خطبات مسرور جلد اول ص402)

بقیہ صفحہ 6

ہے لیکن ماہرین کا خیال ہے کہ موجودہ غیر معمولی معاشی حالات میں تھامس جے سارجنٹ اور کرسٹوفر البرٹ سمز کی جانب سے پیش کئے جانے مستحکم تجزیے اور پائیدار طریقہ کار امید کی کرن ہیں، جن سے بگڑتے معاشی حالات کو سنبھال لیا جائے گا۔ یہی وجہ ہے کہ ان دونوں معاشی ماہرین کی جانب سے بنیادی معاشیات کی وجوہات اور اثرات جاننے پر کی گئی گرانقدر تحقیقی خدمات کا اعتراف کرتے ہوئے انہیں مشترکہ طور پر نوبیل انعام دیا گیا ہے۔

یاد رہے کہ 10 دسمبر الفریڈ نوبیل کا یوم وفات ہے جس کی یاد میں گزشتہ 110 سال سے طبیعات، کیمیا، طب، ادب، امن اور معیشت کے لئے غیر معمولی کام کرنے والی شخصیات کو نوبیل انعام دیا جاتا ہے۔

(سنڈے ایکسپریس 23/اکتوبر 2011ء)

ز۔خ

تعلق باللہ کی اہمیت اور برکات

اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے۔

''اور ہم نے جن وانس کو صرف اپنی عبادت کے لئے ہی پیدا کیا ہے۔'' (الذریٰت:57)

اس ساری کائنات میں صرف انسان کو ہی اللہ تعالیٰ نے اشرف المخلوقات بنا کر خدائے واحد ویگانہ کی عبادت کی وہ اعلیٰ ذمہ داری ڈالی جس کے ادا کئے بغیر انسان جانوروں سے بھی بدتر ہو جاتا ہے۔ خلافت ایک نعمت عظمیٰ ہے لیکن اس کی تمام برکات سے فیض یاب ہونے کے لئے بھی سب سے پہلی ذمہ داری اللہ تعالیٰ نے عبادت الٰہی کی شرط لگائی۔ خانہ کعبہ کی تعمیر کی برکات حاصل کرنے کے لئے بھی فرمایا ''اور ابراہیم کے مقام کی جگہ کو نماز کا مرکز بناؤ۔''

تمام انبیاء کرام کی بعثت کا مقصد صرف اور صرف توحید کا قیام ہے اسی طرح تمام خلفاء کرام بھی توحید خالص پر ہی قائم کرنے کا درس دیتے رہے قرآن کریم میں بھی عبادت الٰہی کا حصول صرف عبادت خدائے واحد ویگانہ اور توحید خالص کا قیام ہی ہے۔ جیسا کہ قرآن کریم میں ارشاد ہوتا ہے۔

''اور تو کہہ دے کہ اللہ ایک ہی ہے۔''

(سورۃ اخلاص آیت نمبر 2)

سورۃ محمد آیت نمبر 20 میں ارشاد ربانی ہے۔

''پس جان لے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے۔''

سورۃ النساء آیت نمبر 37 میں ارشاد ہے۔

''اور اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو اور کسی چیز کو اس کا شریک نہ ٹھہرا۔''

پھر فرمایا۔

''اور اے لوگو عبادت کرو صرف اسی ربّ کی جس نے تمہیں پیدا کیا اور ان کو بھی جو تم سے پہلے تھے تا کہ تم متقی بن جاؤ۔''

(سورۃ البقرہ آیت؟)

مندرجہ بالا آیات قرآنی سے اس عظیم مقصد حیات یعنی اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنے والے احکامات کی اہمیت کا بخوبی اندازہ ہو جاتا ہے۔

عبادت کا سب سے بڑا ذریعہ نماز ہے اور پانچ وقتہ نماز کی اہمیت کا اندازہ اس حدیث نبویؐ سے واضح ہو جاتا ہے۔ حدیث نبویؐ ہے کہ ''جس نے ایک نماز بھی چھوڑ دی وہ کافر ہو گیا'' نبی کریمؐ فرمایا کرتے تھے کہ ''میری آنکھوں کی ٹھنڈک نماز میں ہے۔''

تعلق باللہ کی اہمیت کا اندازہ لگانے کے لئے ارشادات عالیہ پیش خدمت ہیں۔ حضرت مسیح موعود نماز کی اہمیت کا تذکرہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں

''اور جو پنج وقتہ نماز کا التزام نہیں کرتا وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔'' کشتی نوح۔ پھر فرمایا

''نماز خدا کا حق ہے اسے خوب ادا کرو اگر سارا گھر غارت ہوتا ہے تو ہونے دو مگر نماز کو ترک مت کرو نماز دین کو درست کرتی ہے نماز کا مزہ دنیا کے ہر مزے پر غالب ہے نماز مفت کا ایک بہشت ہے جو انسان کو حاصل ہوتا ہے قرآن کریم میں دو جنتوں کا ذکر ہے ایک ان میں سے دنیا کی جنت ہے''۔

(ذکر حبیب صفحہ 117 از مفتی محمد صادق)

''جہنم کہیں باہر سے نہیں آتی بلکہ انسان کے بد اعمال اندر ہی سے اس کے واسطے جہنم تیار کر رہے ہیں جیسا کہ کمرے سے ہوا خارج کر دی جائے تو کمرے میں رہنے والوں پر معاً موت طاری ہو جاتی ہے اور جیسا کہ مچھلی پانی کے بغیر زندہ نہیں رہ سکتی ایسا ہی کوئی انسان خدا تعالیٰ کے بغیر حیات نہیں پا سکتا۔ جو بھی خدا سے الگ ہوا وہ بڑا ہی بدقسمت اور مردہ ہے۔'' پھر فرمایا۔

''جب تک انسان خدا کے لئے نہیں ہو جاتا تب تک اس کی یہ زندگی بھی جہنم ہی میں گزرتی ہے پس اس کے لئے دو جہنم ہیں ایک اسی زندگی میں اور دوسرا اگلے جہان میں۔''

(ذکر حبیب صفحہ نمبر 227)

پھر فرمایا۔

''ہم تو خود خدا سے ڈرتے رہتے ہیں کیونکہ اس کو کسی کی پرواہ نہیں ہے۔''

(ذکر حبیب صفحہ 216)

پھر حضرت مسیح موعود کشتیٔ نوح میں تعلق باللہ کی اہمیت کے بارہ میں فرماتے ہیں۔

''ہلاکت کی راہوں سے ڈرو۔ اور تقویٰ اختیار کرو اور اپنے مولیٰ کی طرف منقطع ہو جاؤ اور دنیا سے دل برداشتہ رہو۔ اور اسی کے ہو جاؤ اور دنیا سے دل برداشتہ رہو۔ چاہئے کہ ہر ایک صبح تمہارے لئے گواہی دے کہ تم نے تقویٰ سے رات بسر کی۔ اور ہر شام تمہارے لئے گواہی دے کہ تم نے ڈرتے ڈرتے دن بسر کیا۔ دنیا کی لعنتوں سے مت ڈرو کہ وہ دھوئیں کی طرح دیکھتے دیکھتے غائب ہو جاتی ہیں۔ اور وہ دن کو رات نہیں کر سکتیں۔ بلکہ تم خدا کی لعنت سے ڈرو جو آسمان سے نازل ہوتی ہے اور جس پر پڑتی ہے اس کی دونوں جہانوں میں بیخ کنی کر جاتی ہے۔''

(کشتیٔ نوح صفحہ 15-16)

پھر فرمایا۔

''سوائے وے تمام لوگو جو اپنے تئیں میری جماعت شمار کرتے ہو آسمان پر تم اس وقت میری جماعت شمار کئے جاؤ گے جب سچ مچ تقویٰ کی راہوں پر قدم مارو گے سو اپنی پنج وقتہ نمازوں کو ایسے خوف اور حضور سے ادا کرو گویا تم خدا تعالیٰ کو دیکھتے ہو۔'' (کشتیٔ نوح صفحہ 19)

ایک اور جگہ فرماتے ہیں۔

''ضرور ہے کہ انواع رنج و مصیبت سے تمہارا امتحان بھی ہو جیسا کہ پہلے مومنوں کے امتحان ہوئے سو خبردار رہو ایسا نہ ہو کہ ٹھوکر کھاؤ زمین تمہارا کچھ بھی بگاڑ نہیں سکتی اگر تمہارا آسمان سے پختہ تعلق ہو''۔ (کشتیٔ نوح صفحہ 19) اسی کتاب میں تعلق باللہ کے بارہ میں فرماتے ہیں۔

''وہ خدا نہایت ہی وفادار خدا ہے اور وفاداروں کے لئے اس کے عجیب کام ظاہر ہوتے ہیں دنیا چاہتی ہے کہ ان کو کھا جائے اور ہر ایک دشمن ان پر دانت پیستا ہے مگر وہ جو ان کا دوست ہے ہر ایک ہلاکت کی جگہ سے ان کو بچاتا ہے اور ہر میدان میں ان کو فتح بخشتا ہے کیا ہی نیک صالح وہ شخص ہے جو اس خدا کا دامن نہ چھوڑے ہم نے اسے دیکھ لیا کہ دنیا کا وہی خدا ہے اس کے سوا کوئی نہیں کیا ہی قادر اور قیوم خدا ہے۔ جس کو ہم نے پایا کیا ہی زبردست قدرتوں کا مالک ہے جس کو ہم نے دیکھا۔

(کشتیٔ نوح صفحہ نمبر 26)

پھر فرمایا۔ ''بدبخت ہے وہ انسان جس کو اب تک پتہ نہیں کہ اس کا ایک خدا ہے جو ہر ایک چیز پر قادر ہے۔ ہمارا بہشت ہمارا خدا ہے ہماری اعلیٰ لذات ہمارے خدا میں ہیں کیونکہ ہم نے اس کو دیکھا اور ہر ایک خوبصورتی اس میں پائی۔ یہ دولت لینے کے لائق ہے اگرچہ جان دینے سے ملے۔ اور یہ لعل خریدنے کے لائق ہے اگرچہ تمام وجود کھونے سے حاصل ہو۔ اے محرومو! اس چشمہ کی طرف دوڑو کہ وہ تمہیں سیراب کرے گا۔ یہ زندگی کا چشمہ ہے جو تمہیں بچائے گا میں کیا کروں اور کس طرح اس خوشخبری کو دلوں میں بیٹھا دوں کس دف سے بازاروں میں منادی کروں کہ تمہارا یہ خدا ہے تا لوگ سن لیں اور کس دوا سے میں علاج کروں تا سننے کے لئے لوگوں کے کان کھلیں''۔

(کشتیٔ نوح صفحہ نمبر 27-28)

ایک اور جگہ فرماتے ہیں۔

اگر تم خدا کے ہو جاؤ تو یقیناً سمجھو کہ خدا تمہارا ہی ہے تم سوئے ہوئے ہو گے اور خدا تعالیٰ تمہارے لئے جاگے گا تم دشمن سے غافل ہو گے اور خدا اسے دیکھے گا اور اس کے منصوبے کو توڑے گا تم ابھی تک نہیں جانتے کہ تمہارے خدا میں کیا کیا قدرتیں ہیں خدا ایک پیارا خزانہ ہے اس کی قدر کرو کہ وہ تمہارے ہر ایک کام میں تمہارا مددگار ہے تم بغیر اس کے کچھ بھی نہیں۔

(کشتیٔ نوح صفحہ 28)

ایک اور جگہ فرمایا:

''خدا تمہاری آنکھیں کھولے تا تمہیں معلوم ہو کہ تمہارا خدا تمہاری تمام تدابیر کا شہتیر ہے تمہاری تمام تدابیر بغیر خدا کی مدد کے قائم نہیں رہ سکتیں اگر تم اس سے مدد نہیں مانگو گے اور اس سے طاقت مانگنا اپنا اصول نہیں ٹھہراؤ گے تو تمہیں کوئی کامیابی حاصل نہیں ہو گی آخر بڑی حسرت سے مرو گے''۔

(کشتیٔ نوح صفحہ 30)

ان تمام اقتباسات اور زرّیں ارشادات عالیہ سے تعلق باللہ اور ہستیٔ باری تعالیٰ کی اہمیت اور برکات بخوبی واضح ہو جاتی ہیں حضور انور نے اپنے خطبہ جمعہ میں ساری جماعت احمدیہ کو اللہ تعالیٰ کے حضور جھکنے کی تلقین کرتے ہوئے فرمایا ان نامساعد حالات میں ہر احمدی اگر تعلق باللہ میں ترقی کرے گا تو یہ بگڑے ہوئے حالات اور حوادث ختم ہو سکتے ہیں اور ہماری شبانہ روز دعاؤں اور خدا تعالیٰ کے حضور ہمیشہ جھکے رہنے سے وہ افضال الٰہیہ اور رحمتیں نازل ہوں گی جن کا ہم تصور بھی نہیں کر سکتے جیسا کہ حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں۔ ۔

باب رحمت خود بخود تم پہ وا ہو جائے گا
جب تمہارا قادر مطلق خدا ہو جائے گا

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس کا ساری جماعت کا خدا کے آگے جھکنے والا یہ خواب کوئی معمولی خواب نہیں بلکہ حقیقت یہ ہے اگر ساری جماعت ہی خدا کے حضور جھک کر حضرت یونس علیہ السلام کی قوم والی گریہ وزاری کرے اور باقاعدہ زار و قطار روتے ہوئے ہم اپنی سجدہ گاہیں دعاؤں سے تر کر دیں کہ ساری جماعت کی آہ و زاری مل کر عرش بریں کے پائے ہلا کر رکھ دے تو کچھ بعید نہیں کہ قادر و توانا خدا ہماری ان درد بھری آہوں اور سسکیوں کو قبول کرتے ہوئے ان عرصہ دراز سے نامساعد حالات اور تمام مخالفتوں کو یکسر مٹا دے اور لا الٰہ الّا انت سبحانک والی دعا سے حضرت یونس مچھلی کے پیٹ سے باہر آ گئے تھے تو کیا ہماری اجتماعی آہ وزاری سے ہمارے پیارے حضور انور فاتحانہ انداز سے عظیم کامیابی سے ہمکنار نہیں ہو سکتے۔ حضرت بانی سلسلہ فرماتے ہیں۔

جو خدا کا ہے اسے للکارنا اچھا نہیں
ہاتھ شیروں پر نہ ڈال اے روبۂ زار و نزار
آگ ہے پر آگ سے وہ سب بچائے جائیں گے
وہ جو رکھتے ہیں خدائے ذوالعجائب سے پیار

(درثمین)

اللہ کرے ان طویل بگڑتے ہوئے حالات میں ساری جماعت حضور انور کے فرمودات کی روشنی میں قیام نماز کی عادی بن کر یونسؑ کی قوم والی گریہ، یعقوبؑ والی آہ و بکا کرے اور ان آہوں سسکیوں سے رحمت خداوندی جوش میں آ کر دعاؤں کی قبولیت کے حسین نظارے دکھائے۔

عتیق احمد عزمی

بڑے لوگ، بڑا انعام

2011ء کی نوبیل انعام یافتہ شخصیات، خدمات کا جائزہ

(قسط دوم آخر)

Leymah Gbowee۔3

امن کے نوبیل انعام کی تیسری شریک لائبیریا ہی کی ''لیماہ غبووی'' ہیں جو بطور امن کی کارکن اہم مقام رکھتی ہیں۔ 39 سالہ غبووی ان شخصیات میں سے ایک ہیں جنہوں نے 2003ء میں لائبیریا میں دوسری خانہ جنگی کو بذریعہ امن ختم کرانے میں اہم کردار ادا کیا تھا۔ ان کی عمر محض سترہ برس تھی۔ جب لائبیریا کی پہلی خانہ جنگی شروع ہوئی، جس میں وہ باغی راہنما اور بعد میں صدر بننے والے Charles Taylor کی فوج میں شامل ہو کر زخمیوں کا علاج معالجہ کرتی تھیں۔ اس دوران انہوں نے محسوس کیا کہ جنگ وجدل سے امن قائم نہیں ہوسکتا اور اس کے نتیجے پر پہنچیں کہ امن صرف ماؤں ہی کے ذریعے قائم ہوسکتا ہے۔ اس نظریے کو ذہن میں رکھ کر انہوں نے 2002ء میں Women of Liberia Mass Action for Peace کی داغ بیل ڈالی۔ اس تحریک میں انہوں نے مسلم اور عیسائی عورتوں کے ساتھ شہر کے بازاروں میں گشت شروع کیا جس کے دوران وہ اور ان کی ساتھی خواتین امن کے دعائیہ گیت گاتی تھیں۔ غبووی کی قیادت میں WLMAP کی خواتین نے دوسری خانہ جنگی کے دوران گھانا میں ہونے والی امن کانفرنس کے دوران صدارتی محل کے سامنے مظاہرہ کیا۔ انہوں نے لائبیریا کے صدر چارلس ٹیلر پر زور دیا کہ وہ پڑوسی ممالک کے ساتھ مل کر امن قائم کریں۔ امن کی علامت کے طور پر سفید ٹی شرٹس زیب تن کئے غبووی اور ان کی ساتھی خواتین، جن میں سے بیشتر خانہ جنگی میں مرنے والے نوجوانوں کی مائیں تھیں، کے دعائیہ گیت جلد ہی پورے لائبیریا کی آواز بن گئے اور توپوں اور گولیوں کی گھن گھرج کی جگہ امن کے گیت گونجنے لگے۔

غبووی چھ بچوں کی ماں ہیں۔ انہوں نے ورجینیا کی جامعہ Eastern Mennonite سے اعلیٰ تعلیم حاصل کی ہے۔ 2008ء میں نیویارک کے Tribeca فلم فیسٹیول میں غبووی کی جدوجہد پر مبنی دستاویزی فلم Pray the Devil Back to Hell نے بہترین فلم کا اعزاز حاصل کیا تھا۔

ان تینوں خواتین کو امن کے پُرامن طریقے سے قیام پر مشترکہ طور پر نوبیل انعام عطا کیا گیا ہے۔

نوبیل انعام برائے ادب

Tomas Transtromer

سویڈن کے معمر شاعر اور ادیب توماس Tomas Transtromer کو ادب کے نوبیل انعام کا حقدار قرار دیا گیا۔ اعلان کردہ انعام کی مالیت لگ بھگ 15 لاکھ امریکی ڈالر ہے۔ 80 سالہ توماس 15/اپریل 1931ء کو سویڈن کے دارالحکومت سٹاک ہوم میں پیدا ہوئے۔ ان کی والدہ سکول کی مدرس جبکہ والد صحافی تھے۔ والدین کے درمیان علیحدگی ہو جانے کے باعث توماس ٹرانسٹرومر کا بچپن اپنی والدہ کے ساتھ گزرا۔ انہوں نے ابتدائی تعلیم سٹاک ہوم میں واقع سکول Sodra Latin سے حاصل کی، جس کے بعد اسی شہر کی جامعہ سٹاک ہوم سے 1956ء میں نفسیات میں گریجوایشن کیا۔ 1993ء میں شائع ہونے والی اپنی آپ بیتی Memories Look at me میں انہوں نے لکھا ہے کہ انہوں نے تیرہ سال کی عمر میں شاعری شروع کر دی تھی۔ تاہم، توماس کی شاعری کی پہلی کتاب ''سترہ نظمیں'' 1954ء میں منظر عام پر آئی، جب وہ 23 برس کی تھیں۔ 1966ء میں توماس کو ان کی شاعری کے مجموعے Klanger Och Spar نے مستند شعراء کی صف میں لاکھڑا کیا۔

1990ء میں فالج کے باعث ان کا بائیں جانب کا نصف دھڑ مستقل طور پر معذور ہو گیا اور وہ قوت گویائی بھی کھو بیٹھے۔ تاہم انہوں نے دنیا سے کنارہ کشی اختیار نہیں کی، بلکہ ان کی عمدہ شاعری کے مجموعوں میں سے ایک Den Storagatan 2004ء میں شائع ہوا۔ توماس ٹرانسٹرومر ماضی میں بطور نفسیات داں نوجوان قیدیوں کے اصلاحی مرکز میں خدمات انجام دیتے رہے ہیں۔ اسی طرح وہ فالج سے قبل ایک بہترین پیانو نواز کی شہرت بھی رکھتے تھے اور آج بھی نہ صرف ایک ہاتھ سے عمدہ طریقے سے پیانو بجانے پر دسترس رکھتے ہیں، بلکہ آرگن بجا کر بھی سننے والوں کے دل موہ لیتے ہیں۔ ایک عمدہ شاعر اور ادیب کے علاوہ توماس ٹرانسٹرومر کی شہرت شوقیہ موسیقار اور مصور کی بھی رہی ہے۔ ادبی تخلیقات کے علاوہ توماس ٹرانسٹرومر کی دلچسپی کے محور شعبہ آثاریات اور بشریات بھی ہیں۔ انسانیت سے ہمدردی رکھنے والے توماس ٹرانسٹرومر 1984ء میں بھارت کے شہر بھوپال بھی گئے تھے۔ جہاں انہوں نے یونین کاربائیڈ کمپنی سے زہریلی گیس کے اخراج کے نتیجے میں جاں بحق ہونے والوں سے اظہار ہمدردی کے لئے منعقد ہونے والے عالمی مشاعرے میں شرکت کی تھی۔

توماس ٹرانسٹرومر کے نوبیل انعام کے حصول تک شاعری کے پندرہ مجموعے شائع ہو چکے ہیں۔ خالصتاً انسانی رویوں اور فطری احساسات پر مبنی تمثیلی یا نثری نظموں کے ذریعے وہ اپنے قاری سے ہمکلام ہوتے ہیں۔ اس اسلوب نے انہیں اپنے ہم عصر شعراء سے مختلف بنا دیا ہے۔ انہوں نے انسانی ذہن کی پرتیں ٹٹول کر ان میں چھپے خیالات اور احساسات کو بیدار کیا۔ اس داخلی بیداری کے اظہار کے لئے کٹیلا انداز اور غضب کی تمثیل نگاری کے باعث توماس ٹرانسٹرومر کے ادبی شہ پارے درجہ کمال کو چھوتے نظر آتے ہیں۔ ان کی صلاحیتوں کا اعتراف نوبیل ادبی کمیٹی نے ان الفاظ میں کیا ہے۔ ''توماس ٹرانسٹرومر اپنے ہمہ گیر اور مرصع طرز اسلوب سے شادابی کے ساتھ حقیقت تک رسائی فراہم کرتے ہیں۔ تحریر میں تیکھا پن پختگی اور راست گوئی کا جابجا اظہار کرنے والے توماس ٹرانسٹرومر 1974ء کے بعد پہلے سویڈش شاعر اور ادیب ہیں جنہیں ادب کا نوبیل انعام ملا ہے۔ یہ انعام اس لحاظ سے بھی اہمیت رکھتا ہے کہ 1974ء میں سویڈش ادبی شخصیات کو دیا جانے والا ادب کا نوبیل انعام متنازعہ سمجھا جاتا ہے، کیونکہ یہ انعام جن دو سویڈش اہل قلم کو مشترکہ طور پر دیا گیا تھا وہ دونوں اکیڈمی کے رکن بھی تھے۔

نوبیل انعام برائے معیشت

ایسے حالات میں جب امریکہ میں معاشی بحران اور بیروزگاری کے باعث احتجاجی مظاہرے ہو رہے ہیں، رائل سویڈش اکیڈمی آف سائنسز کی نوبیل کمیٹی برائے معیشت نے دو امریکی معیشت دانوں کو انعام سے نوازا ہے۔ 10/اکتوبر کو کئے جانے والے اعلان کے مطابق سال 2011ء میں معیشت کے شعبے میں اعلیٰ خدمات کے اعتراف میں Thomas J. Sargent اور Christopher Sims کو نوبیل انعام کا حقدار قرار دیا گیا ہے دونوں ماہرین معاشیات کے درمیان انعامی رقم مساوی طور پر تقسیم کی گئی ہے۔

Thomas J. Sargent۔1

مالیاتی اور معاشی امور کے ماہر تھامس جے سارجنٹ 19 جولائی 1943ء کو امریکی ریاست کیلیفورنیا کے شہر Pasadena میں پیدا ہوئے۔ انہوں نے جون 1964ء میں جامعہ کیلیفورنیا سے بی اے کرنے کے بعد مارچ 1968ء میں جامعہ ہارورڈ سے معاشیات میں ڈاکٹریٹ کی سند حاصل کی۔ قبل ازیں انہوں نے امریکی فوج میں اکنامکس ڈویژن کی جانب سے بطور سٹاف ممبر اور ایکٹنگ ڈائریکٹر خدمات انجام دیں۔ اس دوران امریکی فوج نے انہیں فرسٹ لیفٹیننٹ اور کیپٹن کے عہدے پر فائز کیا۔ دو سال بعد دسمبر 1969ء میں فوج سے معاہدہ ختم ہونے کے بعد پروفیسر تھامس نے متعدد جامعات میں بحیثیت مدرس خدمات انجام دیں۔ اس وقت وہ جامعہ نیویارک کے شعبہ معاشیات میں بحیثیت پروفیسر علم کی روشنی پھیلا رہے ہیں۔ میکرو اکنامکس کے موضوع پر 12 ضخیم کتابوں اور ان گنت تحقیقی مقالوں کے خالق پروفیسر تھامس کی تحقیقی اور معاشی خدمات بین الاقوامی اور بالخصوص یورپ کی معاشی پالیسیوں، مالیاتی اتار چڑھاؤ، مالیاتی تسلسل اور بین الاقوامی سطح پر معاشی رجحانات کے تجزیے کے حوالے سے نہایت اہمیت کی حامل ہیں۔ ان کے بنیادی سطح کے معاشی ڈھانچے پر کئے جانے والے تحقیقی کام سے ممکن ہوسکا ہے کہ معاشی پالیسیوں میں مستقل رہنے والی تبدیلیوں کا تجزیہ کیا جاسکے اور اس تجزیاتی طریقہ کار کو موجودہ دور کے بنیادی معاشی مسائل کی سطح پر بروئے کار لاتے ہوئے معاشی فیصلے کئے جاسکیں۔

Christopher A. Sims۔2

کرسٹوفر اے سمز 21/اکتوبر 1942ء کو واشنگٹن میں پیدا ہوئے۔ کرسٹوفر نے 1968ء میں جامعہ ہارورڈ سے معاشیات میں ڈاکٹریٹ کی جس کے بعد وہ مختلف تعلیمی اداروں میں بحیثیت محقق اور مدرس اعلیٰ درجے کی خدمات انجام دے چکے ہیں۔ اس وقت وہ جامعہ پرنسٹن کے شعبہ معاشیات و بینکنگ میں بطور پروفیسر تشنگان علم کی پیاس بجھا رہے ہیں۔ پروفیسر کرسٹوفر امریکہ کی قومی اکیڈمی برائے سائنس اور امریکن اکیڈمی برائے فن و سائنس کے فیلو ممبر بھی ہیں۔ امریکی اکنامک ایسوسی ایشن کے 2011ء اور 2012ء کے لئے صدر بھی منتخب ہو چکے ہیں۔ انہوں نے اپنے تحقیقی کام سے نشاندہی کی ہے کہ معیشت میں کی جانے والی وقتی تبدیلیاں کس طرح معاشی پالیسیوں اور دوسرے معاشی شعبوں کو منفی سمت میں لے جاتی ہیں۔ واضح رہے کہ حالیہ برسوں میں امریکہ اور کئی یورپی ممالک کی معیشت سست روی اور دباؤ کا شکار ہے، جس کے باعث ان ممالک کو بینکوں کے عدم استحکام، قرضوں کے بوجھ، مہنگائی، بڑھتی ہوئی بیروزگاری، گرتی ہوئی معاشی نمو اور سست شرح سود کا سامنا ہے۔ اگرچہ دونوں معاشی تجزیہ کاروں کی طویل محققانہ عرق ریزی کا نچوڑ 70ء اور 80ء کی دہائی سے تعلق رکھتا

باقی صفحہ 4 پر

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر / امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

نکاح

مکرم طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ صاحب مینیجر روزنامہ الفضل تحریر کرتے ہیں۔

مکرم سلمان احمد ملک صاحب ولد مکرم ملک منور احمد ستکوہی صاحب لاہور کے نکاح کا اعلان ہمراہ مکرمہ مبشرہ انعام صاحبہ بنت مکرم انعام اللہ ڈار صاحب کے ساتھ مبلغ 7 لاکھ روپے حق مہر پر مکرم سید حسین احمد صاحب مربی سلسلہ نے احاطہ U.B.C لاہور میں مورخہ 23/اپریل 2012ء کو کیا۔ اس موقع پر دعا مکرم طاہر احمد ملک صاحب امیر ضلع لاہور نے کروائی۔ دلہا مکرم ملک عبداللطیف صاحب ستکوہی کا پوتا، مکرم منور احمد ملک صاحب آف لندن کا نواسہ، حضرت مولانا غلام حسن ایاز صاحب مربی سلسلہ سنگاپور اور حضرت ڈاکٹر کیپٹن محمد دین صاحب رفیق حضرت مسیح موعود کی نسل سے ہے۔ جبکہ دلہن مکرم اللہ دتہ ڈار صاحب کی پوتی اور مکرم ملک محمود احمد صاحب کی نواسی ہے۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو ہر لحاظ سے بابرکت بنائے۔ آمین

اعلان دارالقضاء

(مکرم مبشر محمود صاحب ترکہ مکرم عبدالغفور صاحب)

مکرم مبشر محمود صاحب نے درخواست دی ہے کہ میرے والد عبدالغفور صاحب وفات پا چکے ہیں ان کے نام قطعہ نمبر 9/11 محلّہ دارالنصر برقبہ 10 مرلہ میں سے 6 مرلہ بطور مقاطعہ گیر منتقل کردہ ہے۔ لہٰذا یہ حصہ خاکسار اور میرے بھائی طاہر محمود صاحب کے نام بحصص برابر منتقل کر دیا جائے۔ دیگر ورثاء کو اعتراض نہ ہے۔

تفصیل ورثاء

1 مکرمہ امۃ الہادی صاحبہ (بیوہ)
2۔ مکرم فاتح محمود صاحب (بیٹا)
3۔ مکرم مبشر محمود صاحب (بیٹا)
4۔ مکرم طاہر محمود صاحب (بیٹا)
5۔ مکرم حامد محمود جاوید صاحب (بیٹا)
6۔ مکرمہ امۃ المالک راحت صاحبہ (بیٹی)
7۔ مکرمہ امۃ الباسط صاحبہ (بیٹی)
8۔ مکرمہ امۃ الحکیم صاحبہ (بیٹی)
9۔ مکرمہ امۃ السمیع فوزیہ صاحبہ (بیٹی)

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ کسی وارث یا غیر وارث کو اس منتقلی پر اگر کوئی اعتراض ہو تو وہ تیس یوم کے اندر اندر دفتر ہذا کو تحریراً مطلع کر کے ممنون فرمائیں۔ (ناظم دارالقضاء ربوہ)

سانحہ ارتحال

مکرم داؤد احمد صاحب ولد مکرم چوہدری مقبول احمد صاحب فرانس تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے بہنوئی مکرم عبدالقدوس صاحب ولد مکرم عبدالستار صاحب معلم وقف جدید مورخہ 3/اپریل 2012ء کو 38 سال کی عمر میں لندن میں بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ مورخہ 17/اپریل کو حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ان کی نماز جنازہ بیت الفضل لندن میں بعد از نماز ظہر پڑھائی۔ میت کو 18/اپریل کو پاکستان لایا گیا اور اسی روز بیت المبارک میں مکرم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی ربوہ نے آپ کی نماز جنازہ بعد نماز عصر پڑھائی اور عام قبرستان میں تدفین کے بعد مکرم راجہ نصیر احمد صاحب ایڈیشنل ناظر اشاعت نے دعا کروائی۔ مرحوم پنج وقتہ نمازوں کے پابند اور تہجد گزار تھے اور بیشمار خوبیوں کے مالک تھے۔ تلاوت قرآن پاک روزانہ کرتے تھے۔ آپ خدا کے فضل سے بہت مہمان نواز، ملنسار اور صدقہ و خیرات کرنے والے تھے۔ ماں باپ کا بے حد احترام کرتے تھے اور ان کا ہر وقت خیال رکھتے تھے۔ بہن بھائیوں کا بھی بہت خیال کرتے تھے اور ہر کسی کے کام آنے کا بے حد شوق تھا۔ لندن میں ہر وقت ڈیوٹی دینے کو تیار رہتے تھے۔ مرحوم نے پسماندگان میں بیوہ، تین بیٹے عزیزم منیب احمد سعدل، عزیزم حسیب احمد باسل، عزیزم مطیب احمد اور ایک بیٹی اعشناء مشال اور بوڑھی والدہ محترمہ محمودہ رفعت صاحبہ، تین بھائی مکرم اقبال احمد صاحب لندن، مکرم عبدالرؤف صاحب کارکن عملہ حفاظت خاص، مکرم شہباز احمد صاحب انچارج سیکیورٹی گارڈ تحریک جدید، دو بہنیں مکرمہ حامدہ راحت صاحبہ اور مکرمہ ساجدہ عصمت صاحبہ سوگوار چھوڑی ہیں۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں اعلیٰ علیین میں مقام قرب عطا فرمائے اور بچوں اور بچیوں کو اس صدمہ کو برداشت کرنے کا حوصلہ اور صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین

(تعارف)

درخشاں ستارے

مصنفہ: فرحت طارق صاحبہ (ایم۔اے)

صفحات: 65

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے 10 نومبر 1995ء کو اردو ملاقات پروگرام میں فرمایا تھا کہ ہر خاندان کو چاہئے کہ اپنی تاریخ خود مرتب کرے اور پھر مرکز سے اس کی تصدیق بھی کروالے۔ پھر وہ جو رسالہ بنے گا یا کتاب بنے گی وہ ان کی آئندہ نسلوں کے لئے بہت مفید ثابت ہوگی۔ وہ ان کے روحانی باغ کو پانی دینے کے لئے ہمیشہ کام کرے گی۔ اور موجودہ نسلیں جو پھیل گئی ہیں ان کو بھی پتہ چلے گا ہمارے آباؤ اجداد کیا تھے۔

حضرت خلیفۃ المسیح کے اس مبارک ارشاد کی روشنی میں بہت سے خاندانوں نے اپنے بزرگوں کے حالات زندگی اور خاص طور پر حضرت مسیح موعود کے دست مبارک پر بیعت کے واقعات، مشکلات اور اللہ کی طرف سے جماعت پر ثبات قدم کے حالات و واقعات قلمبند کر کے تاریخ احمدیت میں محفوظ کئے ہیں۔ ان کتب کو پڑھ کر نہ صرف اس دور کی نوجوان نسل نے فائدہ اٹھایا بلکہ ان کے پسماندگان نے اپنے بزرگوں کی یادوں کو اپنے اعمال سے تازہ اور روشن کیا۔ اور اپنی زندگیوں کا سرمایہ بنانے کی توفیق پائی۔

زیرنظر کتاب کی مصنفہ نے نہایت عمدگی کے ساتھ اپنے بزرگوں کے حالات زندگی جمع کئے ہیں۔ یہ حالات مبسوط، سلیس اور ضروری امور اور قیمتی نکات سے بھرپور ہیں۔ سب سے پہلا ذکر مصنفہ کے پڑدادا اور پڑنانا حضرت مولوی غوث محمد صاحب رفیق حضرت مسیح موعود کا ہے۔ آپ کا خاندان پنجاب میں وسطی ایشیا کی ریاستوں سمرقند، بخارا قازقستان وغیرہ سے سولہویں صدی میں ہجرت کر کے منتقل ہوئے۔ حضرت مولوی غوث محمد صاحب 1876ء میں سعد اللہ پور میں پیدا ہوئے۔ اس زمانے کے مروجہ علوم حاصل کرنے کے بعد آپ کا علمی شوق آپ کو پاپیادہ دہلی لے گیا اور وہاں سے آپ نے حدیث کا علم حاصل کیا۔ آپ کا شمار اس زمانے میں حدیث کے بڑے علماء میں ہوتا تھا۔ حضرت مولوی غوث محمد صاحب حضرت مولوی غلام رسول صاحب راجیکی کی دعوت الی اللہ سے احمدی ہوئے۔ آپ خدا تعالیٰ کے فضل سے صاحب رویا و کشوف بزرگ تھے۔ آپ نے ایک خواب کی بنا پر احمدیت قبول کی۔ احمدی ہونے سے پہلے شدید مخالف تھے۔

زیرنظر کتاب میں دوسرا ذکر مصنفہ کے نانا جان حضرت مولوی غلام علی صاحب راجیکی کا ہے۔ آپ حضرت مولانا غلام رسول صاحب راجیکی کے عم زاد تھے۔ آپ 1883ء کو راجیکی میں پیدا ہوئے۔ آپ ایک لائق اور محنتی استاد ہونے کے ساتھ ساتھ بہت بڑے داعی الی اللہ تھے۔ آپ جہاں مدرس تھے وہاں پر دعوت الی اللہ کے ذریعہ بیعتیں بھی کروائیں۔ آپ خلافت کے فدائی اور سچے عاشق اور محبت کرنے والے تھے اور خلیفۂ وقت کے ہر حکم کی اطاعت فوری کرنا اپنا فرض سمجھتے تھے۔ آپ دعا گو بزرگ اور پنجابی کے اچھے شاعر مانے جاتے تھے۔ تیسرا ذکر نانی جان محترمہ رابعہ بی بی صاحبہ کا ہے جو 1894ء میں حضرت مولوی غوث محمد صاحب کے ہاں پیدا ہوئیں۔ آپ نے اپنے گاؤں سعد اللہ پور میں لجنہ اماء اللہ کی تنظیم کا بہت کام کیا اور اپنی جماعت میں اس کی بنیادیں مضبوط کیں۔ اور اپنے خاوند حضرت مولوی غلام علی صاحب کے ساتھ مل کر بہت دعوت الی اللہ کی اور دور دور تک احمدیت کا پیغام پہنچایا۔ اس کتاب میں اگلا ذکر محترم غلام محمد صاحب کا ہے جو 1907ء میں موضع سعد اللہ پور میں پیدا ہوئے۔ آپ حضرت مولوی غوث محمد صاحب رفیق حضرت مسیح موعود کے بڑے بیٹے تھے آپ بھی پیشے کے لحاظ سے مدرس تھے۔ آپ ایک بارعب شخصیت کے مالک تھے۔ لوگ آپ کا ذکر عزت و احترام سے کرتے تھے۔ آخری ذکر مصنفہ نے اپنے دادا جان محترم غلام احمد صاحب کا کیا ہے۔ آپ 1909ء میں سعد اللہ پور میں ہی پیدا ہوئے۔ آپ حضرت مولوی غوث محمد صاحب کے منجھلے بیٹے تھے۔ مڈل پاس کرنے کے بعد آپ نے محکمہ ریلوے میں ملازمت اختیار کر لی۔ آپ اپنے اخلاق اور ایمانداری سے احمدیت کا منہ بولتا ثبوت تھے۔ ہر چھوٹا بڑا آپ کا گرویدہ تھا۔ کتاب کے آخر پر اس خاندان کا شجرہ بھی شامل کیا گیا ہے جس میں حضرت مولوی غوث محمد صاحب کے جدامجد قطب شاہ کو دکھایا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان بزرگوں کے نقش قدم پر ہم سب کو چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

(ایف۔شمس)

☆......☆......☆

خبریں

مجھے صرف سپیکر ہٹاسکتی ہے وزیراعظم نے قومی اسمبلی سے خطاب کرتے ہوئے کہا ہے کہ عدالت کی طرف سے سزا یافتہ ہونے کے باوجود انہیں ہٹانے کا فیصلہ پارلیمنٹ نے کرنا ہے اور یہ فیصلہ سپیکر قومی اسمبلی کی عدالت میں ہوگا۔ میں نے صرف آئین کے تحفظ کا جرم کیا۔ سزا میرے لئے باعث فخر ہے۔ ن لیگ سامنے آکر مقابلہ کرے۔ اور ہمت ہے تو تحریک عدم اعتماد لا کر دکھائے۔ وزیراعظم کو ایوان میں آنے سے روکنے کی دھمکی دینے والے خود بھاگ گئے ہیں۔ میں سسٹم کو پیک اپ نہیں کرنے دوں گا۔

وزیراعظم کی سزا پر قومی اسمبلی میں بحث کرنے پر اتفاق اسلام آباد قومی اسمبلی کی ہاؤس بزنس ایڈوائزری کمیٹی میں وزیراعظم کے خلاف توہین عدالت مقدمہ میں عدالتی فیصلے کے نتیجہ میں پیدا شدہ صورتحال پر ایوان میں بحث پر اتفاق ہوگیا ہے۔

پاکستان کیلئے 55 کروڑ ڈالر قرضے کی منظوری عالمی بینک نے تعلیم اور قدرتی گیس کے شعبے میں پاکستان کیلئے 55 کروڑ ڈالر قرضے کی منظوری دے دی ہے۔ 35 کروڑ ڈالر پنجاب حکومت کو تعلیم کیلئے ملیں گے، باقی گیس کے شعبے کیلئے ہوں گے۔

تعطیل

مورخہ یکم مئی 2012ء کو سرکاری تعطیل کی وجہ سے اخبار الفضل شائع نہ ہوگا۔ قارئین وایجنٹ حضرات نوٹ فرمالیں۔

اکسیر بواسیر
خونی بواسیر کی مفید مجرب دوا
ناصر دواخانہ رجسٹرڈ گولبازار ربوہ
فون: 047-6212434

نوزائیدہ اور شیر خوار بچوں کے امراض
الحمید ہومیو کلینک اینڈ سٹورز
ہومیو فزیشن ڈاکٹر عبدالحمید صابر (ایم۔اے)
عمر مارکیٹ نزد اقصیٰ چوک ربوہ فون: 0344-7801578

ربوہ میں طلوع وغروب 30/اپریل

طلوع فجر	3:56
طلوع آفتاب	5:22
زوال آفتاب	1:06
غروب آفتاب	6:49

ALKARAM + LAKHANY
ASIM JOFA + SHAMAEEL
HSY + SADIA + DEEBA
DEEPAK PERWANI + BONANZA
CRESCENT + DAWOOD + FIRDOS
FIVE STAR + SITARA + AJWA CRINCKEL
CRYSTAL SANA & SAMIA LAWN
SANA SAFINAZ CLASSIC LAWN
SWIS LAWN COLLECTION
تمام برانڈ کی ڈیزائننگ لان
ورلڈ فیبرکس
ملک مارکیٹ ریلوے روڈ نزد یوٹیلیٹی سٹور ربوہ
0333-6550796

قائم شدہ 1952ء
خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
خالص سونے کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
شریف جیولرز
اقصیٰ روڈ۔ ربوہ
پروپرائیٹر: میاں حنیف احمد کامران
047-6212515
0300-7703500

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
ہوزری، جنرل، دالیں اور مصالحہ جات کا مرکز
النور ڈیپارٹمنٹل سٹور
مہران مارکیٹ اقصیٰ روڈ ربوہ
پروپرائیٹر: رانا احسان اللہ خان
047-6215227,0332-7057097

FR-10